تیر وکمان پر تاریخی وعلمی نظر

حرملہ بن کاہل اسدی کا زہر آلود تیر

زبدۃ العلماء مولانا سید آغا مہدی صاحب قبلہ، لکھنؤ

تیراندازی دنیا کی تمام قوموں کا پرانہ حربہ اور عہد قدیم کی بندوق ہے، جس میں بڑے بڑے کمالات دکھائی دیتے ہیں اور شریف ورذیل سب اس کی تعلیم لازمی سمجھتے ہیں یہی وہ حربہ ہے جس سے رام چندر جی اوران کے بھائی لچھمن جی نے راون اور اس کے ایسے کوہ پیکر حریفوں کو مار کے گرادیا۔ اگرچہ بندوق کی ایجاد نے اس کا زور کم کردیا تھا مگر پھر بھی سپہ گری کا اعلیٰ جوہر تھا۔ تیراندازی کی کمانیں اتنی کڑی رکھی جاتی تھیں کہ ان کا چلہ کھینچنا ہر ایک کے لئے آسان نہ تھا بلکہ جس کی کمان جتنی کڑی ہوتی، اسی قدر زیادہ اس کا تیر دور جاتا اور کاری ہوتا۔ عربوں نے اپنے فتوحات کے زمانہ میں تیراندازی کے ایسے ایسے کمالات دکھائے ہیں جو حیرت انگیز ہیں۔ امّ ابان نام دس پانچ روز کی بیاہی ایک عربیہ دولہن نے فتح دمشق کے موقع پر اپنے مقتول دولھا کے انتقام میں ایسے زبردست تیر برسائے کہ پہلے تیر نے دشمنوں کے علمبردار کو مار کے گرادیا اور دوسرا دشمن کے بہادر سردار ٹامس کی آنکھ میں اس طرح پیوست ہوا کہ آخر کان سے کاٹ کے آنکھ ہی میں چھوڑ دیا گیا۔ (گذشتہ لکھنؤ صفحہ ۱۳۵ عبدالحلیم شرر لکھنوی)

انسانی خونریزی کے علاوہ باب ماضی سے یہ بھی ثابت ہے کہ کمان کا ذکر شادی بیاہ کے موقع پر بھی آیا ہے اور قوس نے دومختلف خاندان کے مرد وعورت کا رشتہ جوڑنے میں مدد پہنچائی ہے چنانچہ رامائن کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ سیتا جی کے باپ نے ان کو بر تجویز کرنے کا اختیار دے رکھا تھا۔ باپ کو بزرگوں سے ایک کمان ملی تھی۔ جو بہت بھاری اور کڑی تھی سیتا جی نے کہا کہ جو کوئی اس کمان کو جھکا دے وہی میرا بَر ہوگا۔ راجاؤں کے پرے آئے مگر کسی سے کمان نہ جھکی ایک ایک کرکے سب نے زور لگایا بعض سے تو اٹھ نہ سکی جب رام کی باری آئی تو انھوں نے اسے آسانی کے ساتھ موڑ دیا۔ اور اتنا موڑا کہ اس کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ سیتا نے فوراً پھول مالا ان کے گلے میں ڈال دیا۔ منشی غلام سرور لاہوری نے اپنے لغت میں لکھا ہے کہ اسد الحکما کرشیب نامہ میں لکھتا ہے کہ تیروکمان ایجاد دختر شاہ کرنک زابلی کی ہے مگر اس وقت تیر میں پر نہ تھے پر تیروں میں منوچہر نے لگائے ہیں۔ استدلال میں یہ شعر پیش کیا ہے ؎

شنیدم کہ دانش پژوہاں درست
کہ تیروکماں اونہاد از نخست
ولیکن بزیر براں تیر پیش
منو چہر شہ ساخت ہنگام خویش

(جامع اللغات ص ۳۹۵)

اسد الحکماء کی رائے صحیح نہیں معلوم ہوتی قوس کی لفظ ماہرین علم الافلاک کی زبان پر اس وقت سے ہے جب آسمان کے برج نامزد ہوئے چنانچہ برج قوس سورج کی نویں منزل کو کہتے ہیں اور کلام عرب میں خمیدہ پشت آدمی کو ''الشیخ صار قوس'' بوڑھا کمان ہوگیا'' کہتے ہیں اس وقت سے جبکہ عربی زبان جاری ہوئی۔ (معجم الطالب جرجس ہمام شویری)

قبائل عرب میں جب اختلاف ہوتا تھا اور معاہدہ کی قرارداد منظور ہوتی تھی تو دول متحاربہ اپنی اپنی جگہ سے صلح کے لئے حرکت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ جاتا تھا۔ شب معراج کی حکایت میں قوسین کی لفظ اسی قدیم رسم کی بناء پر استعمال ہوئی ہے۔ قرآن سے یہ بھی ثابت ہے کہ عہد یونس نبیؑ میں تیروں کے ذریعہ قرعہ ڈالا گیا اور احادیث میں یہ صراحت ہے کہ پہلا قرعہ تیروں سے مریم بنت عمران نے اور پھر عبدمطلب نے اختلاف کے محل پر ڈالا۔ سیرت نبوی میں یہ بھی ہے۔ ساھم رسول اللہ قریشانی بناء انست۔ رسولؐ عربی نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کے موقع پر قرعہ ڈالا اس کے بعد اسلام میں تیر و کمان کا استعمال مختلف مواقع پر ہے۔

(۱) از ابی عبداللہ منقولست کہ فرمود اذا کانوا سبعة یوم الجمعة فلیصلوا فی جماعة والیلبس ، لیردوالعمامه ویسر کاعلی قوس وعصی وللیقعله قعدہ بین الخطبتین۔

جب سات شخص جمعہ کے دن جمع ہوں تو نماز جمعہ پڑھیں اور امام جماعت عمامہ اور رداء کاندھے پر ڈالے اور کمان یا عصا پر تکیہ کر کے خطبہ پڑھے۔ یہ عبارت کتب فقہ میں موجود ہے۔

(۲) خنثیٰ شکل کی تقسیم میراث میں تیروں کے ذریعہ قرعہ ڈالا جاتا ہے۔ (دیکھو روضۃ الاحکام)

جس شخص کو سفر میں آب وضو دستیاب نہ ہو وہ تیر پھینک کر پانی تلاش کرے۔ چنانچہ علامہ کہتے ہیں۔ ویحب الطلب علوة سهم فی الحزنة وسهمین فی السهیله من جوانبه الاربع۔ (تبصرۃ المتعلمین)

ریگستان اور پتھریلی زمین میں ایک تیر اور دو تیروں تک پانی ڈھونڈھتے ہر چہار سمت پانی نہ ملنے پر تیمم کا محل ہے اتنے استعمالات تیر و کمان کے دیکھ کر اسلام کی رحم دلی ثابت ہوتی ہے کہ تیر کو دشمن کے لئے استعمال کرنے میں خواہ وہ کافر یا مشرک ہی کیوں نہ ہو کوئی دلچسپی نہیں ہے پیغمبر کی حدیث میں اس بات کی رغبت دلائی ہے کہ اپنے بچوں کو تیر لگانا اور پیرنا سکھاؤ۔ (حلیۃ المتقین) اور خاندان رسالت کی ہر فرد تیراندازی میں کامل تھی امام محمد باقر علیہ السلام کی پیرانہ سالی میں تیراندازی اور تیر پر تیر لگانا آپ کی سیرت میں موجود ہے (اردو داں طبقہ بھی جانتا ہے دیکھو آثار باقریہ) دہرانے کی ضرورت نہیں ہے ہم فنون مشرقیہ سے اس قدر دور ہو گئے ہیں کہ تیراندازی کا صرف نام جانتے ہیں اور اصطلاحات سے بے خبر ہیں اور قریب ہے کہ یہ فن فنا ہو جائے۔ بندوق کا نشانہ صحیح ہونا تیراندازی کی مشق کے بعد کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ تیر و کمان پر نظام الدین بن مولوی امیر علی نے سیر حاصل بحث کی ہے جس کا اقتباس مطالعہ کی وسعت کے لئے ضروری ہے اور پہلے کتاب مذکور سے نقشہ نقل کرتا ہوں۔

تیراندازوں کی اصطلاح میں پانچ سیر کی وزن کو ٹانک کہتے ہیں پس جو کمان ایسی ہو کہ اس کی شصت میں اگر پانچ سیر وزن باندھ دیں اور وہ اس قدر خمیدہ ہو کہ جس قدر شصت کو کان کی لو تک کھینچنے میں خمیدہ ہونا چاہئے تو اس کمان کو ایک ٹانک کی کمان کہتے ہیں اور کمان عموماً ایک ٹانک سے کم اور پانچ ٹانک سے زیادہ نہیں ہوتی اور ایک سے پانچ تک اسی پر قیاس کرنا چاہئے کہ ۲۵ سیر وزن ہوتا ہے یعنی اگر ۳۵ سیر وزن لے کر کمان کی شصت میں باندھیں تو اس قدر خم نہ ہو جس قدر شصت کو کھینچ کر نرمہ گوش تک لانے میں کمان خم کی جاتی ہے۔

(عقل و شعور صفحہ ۴۴۹ مطبوعہ ۱۸۹۶ء)

ہندوستان کے عجائب خانوں میں سالار جنگ میوزیم اور ممبئی کے آثار قدیمہ میں بعض کمانیں عہد قدیم کی موجود ہیں اور میں نے اپنی کتاب شہزادہ علی اصغرؑ کی تالیف کے وقت بچشم خود دیکھیں ان کی مہیب صورت تیر انداز کی بے رحمی اور ان کی بربریت بعض پرانی تصویروں سے بھی واضح ہوجاتی ہے کہ تیر انداز کڑی کمانوں کو بسا اوقات پیروں کی طاقت سے زمین پر بیٹھ کر جھکاتا ہے۔ اور تیر اس کے چاروں ہاتھ پیروں کی طاقت سے کمان سے رہا ہوتا ہے بقول عروج ؎

تیر چلے سے ملا، کڑکی کماں، ناوک چلا
اس طرف شاہ بچہ کو چھپاتے ہی رہے

واقعہ کربلا صحیح معنوں میں ہم تک نہیں پہنچا اور ناقل تو ختم ہوگئے یا ان کی زبانوں پر پہرا تھا جو بتا سکتے تھے ان سے پوچھنے والے آزاد نہ تھے۔ حکیم مولوی مرزا علی نافذ جو عہد شاہی کے آخری ادیب تھے نظم کے ساتھ نثر پر بھی قابو تھا اہل قلم نے ان کو افاضل اور تلامذہ ملا ذ العلماء رحمہ اللہ میں شمار کیا ہے۔ ممدوح کے تصانیف کسی کسی لائبریری میں نظر آتے ہیں۔ موصوف کا بیان تھا کہ حرملہ اپنے وقت میں چالیس پہلوانوں کے مقابل سمجھا جاتا تھا اور اس کی کمان دوٹانک کی تھی۔''

بے شیر کی دل دوز شہادت پر راویوں کے جو مختلف بیانات ہیں ابومخنف کا یہ کہنا کہ ایک کان سے دوسرے کان تک ذبح کیا اس عصر کی سب سے مستند کتاب نفس المہموم فی مصیبۃ المظلوم طبع نجف اشرف سے واضح ہوا کہ تیر لبہائے خشک پر پڑا **(فوقع فی شفیۃ)** اور حضرت ام کلثومؑ کا اپنے نوحہ میں یہ آخری بینیہ مصرع "**واحسرتاہ علی قربحۃ الجفن والاحشاء**" آنکھیں اور امعاء شکم مجروح ہوئے اسی طرح قاتل کے نام کے ساتھ حصین بن تمیم (نفس المہموم) کا نام بھی صفحۂ قرطاس پر آتا ہے اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ تیروں کی بوچھار تھی اور جرم حرملہ تک محدود نہیں ہے پسر سعد بھی شریک ہے جس نے کہا **اقطع نزاع القوم**" جلد لشکر کی بے چینی کو ختم کردے صاحب نہضہ کی اس تحریر کا لازمی نتیجہ ہے کہ فوج کا ایک حصہ علی اصغرؑ کی حالت دیکھ کر بپھر گیا تھا اور مظلوم کا ساتھ دینے پر تیار تھا اور عمر سعد نے اصول جنگ کی مکر آمیز گفتگو کی جو اس کے ہمنوا فوجی سمجھے اور ظلم وستم کا وہ مظاہرہ ہو جو چشم فلک نے نہ دیکھا۔ شہزادہ کے نام نامی والدین عمر کیفیت شہادت دفن، اہل حرم کا کہرام، سکینہؑ کی بے چینی، قاتل کا انجام، ائمہ طاہرینؑ کے تاثرات، قبر کی جگہ پر امام محمد باقرؑ کی رائے، ماں کی سوگواری، بکثرت عنوانات ہیں جن کو تاریخ شہزادہ علی اصغرؑ میں بیان کیا ہے۔ یہ کتاب اس خادم دین نے ۱۹۳۹ء میں پیش کی تھی۔ اس مقالہ میں جو کچھ عرض کیا ہے، اس کے علاوہ ہے۔

(ماخوذ از سرفراز لکھنؤ متاع رباب نمبر جون ۱۹۵۸ء ذی الحجہ ۱۳۷۷ھ)

❁❁❁

نام حسینؑ

آنجہانی برج ناتھ پرشاد صاحب مخمورؔ لکھنوی

سچے دل سے جو رہا پابندِ احکامِ حسینؑ
بس وہی سمجھا کہ کیا ہے عظمتِ نامِ حسینؑ

یاد جب بھی آگئے مخمور آلامِ حسینؑ
لکھ دیا اشکوں نے دامن پر مرے نامِ حسینؑ

حضرت عباسؑ کی سب سے نرالی شان تھی
گو سبھی انصارؑ تھے پابندِ احکامِ حسینؑ

حر کی پیاسی فوج کو پانی پلایا راہ میں
مل رہا ہے ساقی کوثر سے اکرامِ حسینؑ

پر دیئے فطرس کو اور حر کو حیاتِ جاوداں
وہ تھا آغازِ حسینؑ اور یہ ہے انجامِ حسینؑ

ساری دنیا کے مصائب گر سمٹ کر ایک ہوں
پھر بھی کچھ بڑھ کر نظر آئیں گے آلامِ حسینؑ

تو اگر مجھ کو بلا لے اے زمین کربلا
خونِ دل سے تیرے ذروں پر لکھوں نامِ حسینؑ

قید سے چھوٹ کر وطن پہنچیں تو زینبؑ نے کہا
تھی محرم کی نویں کو آخری شامِ حسینؑ

بے نشاں ہے آج بھی قبر یزید بے حیا
کربلا کیا ہر دو عالم میں ہے اب نامِ حسینؑ

اہلِ ایماں زورِ باطل سے کبھی ڈرتے نہیں
کہہ رہا ہے آج بھی دنیا سے پیغامِ حسینؑ

وہ مئے دنیا کا طالب ہو نہیں سکتا کبھی
مل گیا مخمورؔ قسمت سے جسے جامِ حسینؑ

❁❁❁